بسم اللہ الرحمن الرحیم

REGD. No. L. 5254

فون نمبر ۲۹

جلد ۴۹/۱۴ ۲۱ تبوک ۱۳۳۹ ہش ۲۱ ستمبر ۱۹۶۰ء نمبر ۲۱۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۲۰ ستمبر - بوقت نو بجے صبح

رات نیند آ گئی تھی - اس وقت طبیعت اچھی ہے -

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازئ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں ۔

نہری پانی کے معاہدے پر دستخط ہو گئے - ایوانِ صدر میں سادہ اور مؤثر تقریب

اس تقریب کے موقعہ پر صدر ایوب اور بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو کی تقاریر

کراچی - ۲۰ ستمبر - صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان اور پنڈت جواہر لال نہرو نے کل ایوان صدر کی ایک سادہ اور مؤثر تقریب میں نہری پانی کے تاریخی معاہدے پر دستخط کر دیئے - عالمی بنک کے نائب صدر مسٹر ڈبلیو - اے بی ائیلف نے عالمی بنک برائے تعمیر و ترقی کی جانب سے دستخط کئے - یہ معاہدہ عملاً یکم اپریل سنہ ۱۹۶۰ء سے نافذ کر دیا گیا ہے -

معاہدے پر دستخط سے قبل عالمی بنک کے نائب صدر مسٹر آئیلف نے ایک مختصر تقریر میں کہا پاکستان اور بھارت بالخصوص ان کے ان کاشت کاروں کے لئے جو خشک زمین کاشت کرتے رہے ہیں - یہ دن بڑی اہمیت رکھتا ہے - یہ دن ہم سب کے لئے بھی بہت اہم ہے اور مسٹر جی معین الدین اور مسٹر گلہاٹی کے لئے بھی -

مسٹر آئیلف تقریر ختم کر چکے تو صدر ایوب خان نے ان سے گرم جوشی کے ساتھ مصافحہ کیا -

امریکی سفیر مسٹر ولیم ایم - رونٹری نے امریکہ اور ان ملکوں کی جانب سے مختصر تقریر کی جنہوں نے کل ترقیاتی فنڈ کے معاہدے پر دستخط کئے ہیں - اور اس معاہدے کی اہمیت بیان کی -

اس موقعہ پر صدر ایوب اور بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے بھی تقاریر کیں - صدر ایوب نے دونوں ملکوں میں مزید تعاون کی توقع کا اظہار کیا - پنڈت نہرو نے اپنی تقریر میں کہا اگر ہم مل کر کوشش کریں تو بہت سے عالمی مسائل کا حل آسان ہو جائے گا -

محترمہ حسین بی بی صاحبہ اہلیہ حضرت میاں امام الدین صاحب رضی اللہ عنہ وفات پا گئیں

انا للہ وانا الیہ راجعون

ربوہ ۲۰ ستمبر - نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی والدہ محترمہ حسین بی بی صاحبہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیم اور مخلص صحابی حضرت میاں امام الدین صاحب رضی اللہ عنہ آف سیکھواں کی اہلیہ تھیں - مورخہ ۱۹ ستمبر سنہ ۱۹۶۰ء بروز دو شنبہ گیارہ بجے دن کے قریب وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون - آپ کی عمر ۹۰ سال سے بھی متجاوز تھی - نماز جنازہ اسی روز نماز مغرب کے بعد مہمانخانہ کے بالمقابل گھاس کے پلاٹ میں مکرم شمس صاحب نے پڑھائی - جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد، صحابہ کرام، صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلاء صاحبان، دفاتر کے کارکنان اور دیگر اہل ربوہ کثیر تعداد میں شریک ہوئے بعد ازاں جنازہ مقبرہ بہشتی لے جایا گیا - جہاں مرحومہ کی نعش سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے صحابہ کے قطعہ خاص میں سپرد خاک کی گئی - یہ وہی قطعہ ہے جس میں بعض وفات یافتہ اکابر صحابہ مدفون ہیں - قبر تیار ہونے پر محترم شمس صاحب نے ہی دعا کرائی مرحومہ نہ صرف صحابیہ تھیں بلکہ انہیں ۳۱۳ صحابہ کبار کی فہرست میں بھی شمولیت کا شرف حاصل تھا - کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت میاں امام الدین صاحب رضی اللہ عنہ اور ان کے بھائیوں کو اس فہرست میں معہ اہل بیت شامل فرمایا تھا - مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار اور ذکر الٰہی میں مشغول رہنے والی خاتون تھیں اور سلسلہ احمدیہ سے بے پناہ محبت و عقیدت رکھتی تھیں - اور اس کے لئے ہر قربانی بجا لانے کے لئے ہر دم تیار رہتی تھیں - اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو فرزند اور پانچ بیٹیاں عطا فرمائیں - ان میں سے بڑے فرزند بشیر احمد صاحب مرحوم اور ایک بیٹی وفات پا چکے ہیں - دوسرے فرزند محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس اور چار بیٹیاں بفضلہ تعالیٰ بقید حیات ہیں — احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام سے نوازے - اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے - نیز پسماندگان کا دین و دنیا میں ہر طرح اور ہر لحاظ سے حافظ و ناصر ہو - آمین -

مکرم ڈاکٹر شاہ نواز صاحب

۲۱ ستمبر کو روانہ ہو رہے ہیں

احباب ریلوے سٹیشن پر پہنچ کر دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں

مکرم ڈاکٹر شاہ نواز صاحب مورخہ ۲۱ ستمبر سنہ ۱۹۶۰ء بروز بدھ اعلائے کلمۃ الاسلام کی غرض سے بیرونی ممالک میں تشریف لے جانے کے لئے بذریعہ چناب ایکسپریس کراچی روانہ ہو رہے ہیں - احباب وقت مقررہ پر زیادہ سے زیادہ تعداد میں ریلوے سٹیشن پر پہنچ کر مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں -

احمدیہ مشنریز کلب کا اجلاس

ربوہ — مورخہ ۱۸ ستمبر بروز اتوار احمدیہ مشنریز کلب کا اجلاس مکرم بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر کے زیر صدارت منعقد ہوا جس میں مکرم عبد السلام صاحب اختر ایم - اے نے Religion in atomic age کے موضوع پر انگریزی زبان میں تقریر کی - بعد ازاں حاضرین میں سوال و جواب کا دلچسپ سلسلہ جاری رہا -

اس پروگرام کے بعد مکرم ڈاکٹر شاہ نواز صاحب کے اعزاز میں جو بغرض اعلائے کلمۃ الاسلام بیرون پاکستان تشریف لے جا رہے ہیں - الوداعی تقریب کا انعقاد عمل میں آیا جس میں کلب کی طرف سے مکرم مبارک احمد صاحب ساقی سابق مبلغ نائیجیریا نے مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمت میں الوداعی ایڈریس پیش کیا جس کے جواب میں مکرم ڈاکٹر صاحب نے انگریزی میں ایک ایمان افروز تقریر فرمائی اور احباب سے حصول مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی آخر میں مکرم حافظ عبد السلام صاحب وکیل المال نے اجتماعی دعا کرائی

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی - اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل محلہ دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

خطبہ جمعہ

اسلام کے نزدیک کوئی دن بھی منحوس نہیں۔ سارے کے سارے دن ہی بابرکت اور اللہ تعالیٰ کی صفات کے مظہر ہیں

ہر چیز کا اچھا پہلو دیکھنے کی کوشش کرو اور توہمات میں مبتلا ہو کر اپنی طاقتوں کو ضائع مت کرو

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲؍ جولائی ۱۹۵۴ء بمقام کراچی

* یہ ایک غیر مطبوعہ خطبہ ہے جسے صیغۂ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے *

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

ہمارا اس سفر کا یہ آخری جمعہ ہے

ہمارا ارادہ ہے

کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ اسی ہفتہ کے اندر منگل کے بعد جو رات آتی ہے اور دس بجے شب کے قریب یہاں سے گاڑی چلتی ہے اس میں ہم ناصر آباد چلے جائیں۔ اس ذکر کے ساتھ ہی ایک اور بات کے اظہار کا بھی مجھے خیال آ گیا اور وہ یہ کہ راستہ میں موٹر میں یہ بات ہوئی تو کراچی کے وہ مقامی دوست جو ہمارے ساتھ سوار تھے انہوں نے کہا کہ آپ منگل کو سفر کر رہے ہیں اور گو انہوں نے لفظ تو نہیں بولے مگر اُن کا مطلب یہی تھا کہ منگل کو سفر کرنا اچھا نہیں ہوتا۔ میں نے کہا اول تو یہ بات غلط ہے کہ ہم منگل کو سفر کر رہے ہیں۔ انگریزی رواج کے مطابق بے شک رات کے بارہ بجے سے دوسری رات کے بارہ بجے تک دن چلتا ہے۔ لیکن اسلامی دن ایک شام سے دوسری شام تک ختم ہو جاتا ہے کیونکہ اس کا چاند پر انحصار ہوتا ہے اور چاند دوسرے دن شام کو نیا نکلتا ہے اس لئے گو ہم منگل کے بعد کی رات کو جا رہے ہیں۔ لیکن ہم منگل کو نہیں بلکہ بدھ کو جا رہے ہیں پھر میں نے کہا کہ یہ وہم کر لینا کہ

فلاں دن منحوس ہے

اور فلاں دن غیر منحوس یہ تو بڑی خرابی پیدا کرنے والا ہے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ آپ ہی نے تو کسی تقریر میں کہا تھا کہ منگل کے دن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شاید کوئی الہام ہوا تھا یا کوئی اور وجہ تھی کہ آپ اسے ناپسند فرمایا کرتے تھے۔

میں نے کہا میں نے تو صرف ایک روایت کی تشریح کی تھی یہ تو نہیں کہا تھا کہ منگل کا دن منحوس ہے۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف ایک ایسی روایت منسوب کی جاتی ہے اس لئے میں نے بتایا تھا کہ اگر اس روایت کو درست تسلیم کیا جائے تو شاید منگل کے دن سے آپ کو اس لئے تخویف کرائی گئی ہو کہ آپ کی وفات منگل کے دن ہونے والی تھی مگر بعض لوگوں نے اس مخصوص بات کو جو محض آپ کی ذات کے ساتھ وابستہ تھی وسیع کر کے اسے ایک قانون بنا لیا اور منگل کی نحوست کے قائل ہو گئے حالانکہ جو چیز خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو اس کو منحوس قرار دینا

بڑی بھاری نادانی ہوتی ہے

اگر منگل کا دن منحوس ہوتا تو خدا تعالیٰ کو چاہیئے تھا کہ اور تو سب دنوں میں میری صفات کام کرتی ہیں۔ لیکن منگل کا دن چونکہ منحوس ہے اس لئے اس میں میری صفات کام نہیں کرتیں اور اگر خدا تعالیٰ نے کسی دن کی نحوست محسوس نہیں کی تو ہم کیوں کریں یہ ایسی باتیں ہیں جن سے وہم بڑھتا ہے اور زندہ قوموں کے افراد کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اس قسم کے وہموں میں مبتلا ہونے سے اپنے آپ کو بچائیں ان وہموں کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب کسی کو کوئی خاص نقصان کسی دن میں پہنچ جاتا ہے وہ اس دن کو منحوس قرار دینے لگ جاتا ہے فرض کرو کسی کو پیر کے دن کوئی شدید نقصان پہنچا ہے تو وہ کہنا شروع کر دے گا کہ

میرا تجربہ یہ ہے

کہ پیر کا دن منحوس ہوتا ہے کسی کو ہفتہ کے دن کوئی حادثہ پیش آیا تو وہ کہنا شروع کر دے گا کہ ہفتہ کا دن منحوس ہوتا ہے۔ مثلاً کوئی حکومت ہفتہ کے دن شکست کھا جاتی ہے تو اس کے افراد کے ذہنوں پر یہ بات غالب آ جائیگی کہ ہفتہ کا دن منحوس ہوتا ہے اور وہ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ دیکھتے نہیں ہم پر ہفتہ کے دن کیسی تباہی آئی تھی۔ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ کسی کو جمعرات کے دن کوئی حادثہ پیش آ جائے تو وہ جمعرات کو اور کسی کو جمعہ کے دن کوئی حادثہ پیش آ جائے تو وہ جمعہ کو منحوس کہنے لگ جائے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ سارے لوگ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہیں گے اور کہیں گے کہ ہم کیا کریں گے۔ ہمارا تو نحوست پیچھا نہیں چھوڑتی اور دوسری قومیں ترقی کر جائیں گی۔ اگر کوئی کہے کہ دنوں میں اگر کوئی خاص برکت نہیں ہوتی۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کیوں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری قوم کے لئے جمعرات کے سفر میں برکت رکھی ہے تو اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ وہاں ایک وجہ موجود ہے اور وہ یہ کہ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا منشاء

یہ تھا کہ جمعہ کے دن تمام لوگ شہر میں رہیں اور اکٹھے ہو کر نماز ادا کریں تا کہ جب لوگ اکٹھے ہوں تو وہ ایک دوسرے کی مشکلات کا علم حاصل کریں اہم امور میں ایک دوسرے سے مشورہ لیں اپنی ترقی کی تدابیر سوچیں اور یہ چیزیں اتنی اہم ہیں کہ ان کو ترک کر کے کسی کا سفر پر چلے جانا کسی صورت میں بھی درست نہیں ہو سکتا پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم کہیں سفر پر جانا چاہو تو جمعرات کو جاؤ تا کہ جمعہ کسی شہر میں ادا کر سکو۔ اور یہ چیز ایسی ہے جس سے کوئی وہم پیدا نہیں ہوتا۔ محض جمعہ کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہدایت دی ہے کہ اگر چھوٹا سفر ہے تو جمعرات کو کر لیا کرو اور اگر لمبا سفر ہے تو جمعہ کی نماز پڑھ کر کسی اور دن چلے جاؤ۔ پس اس حدیث میں کسی دن کی برکت پر زور نہیں دیا گیا۔ بلکہ جمعہ کی نماز پر زور دیا گیا ہے اور اس میں کیا شبہ ہے کہ جمعہ کی نماز میں سارے شہر کا اکٹھا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ چاہے وہ دس لاکھ کا شہر ہو یا بیس لاکھ کا شہر ہو یا تیس لاکھ کا شہر ہو۔ اگر کوئی ایسا شہر ہے جس کے افراد ایک مقام پر اکٹھے نہیں ہو سکتے تو اسے مختلف حصوں میں بھی تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

میں

سمجھتا ہوں منشاء یہی ہوگا

کہ ہر حلقہ کے تمام لوگ اپنے اپنے حلقہ میں نماز جمعہ کے لئے اکٹھے ہوں اور اس میں بہت سے دینی اور دنیوی فوائد ہیں جب لوگ اکٹھے ہوں گے تو لازماً وہ ایک دوسرے کی مشکلات کا علم حاصل کریں گے۔ ایک دوسرے کے مشورے کریں گے۔ ایک دوسرے کی ترقی کی تدابیر کریں گے اپنی تنظیم کو زیادہ مؤثر بنانے کے لئے اپنی اخلاقی اصلاح کے رستے سوچیں گے۔ غرباء کی ترقی کے پروگرام تجویز کریں گے۔ غرض وہ قومی ترقی کے لئے اس اجتماع سے بہت کچھ فائدہ اٹھا سکتے ہیں گو افسوس ہے کہ آج کل مسلمانوں میں جمعہ کے اجتماع سے اس رنگ میں فائدہ نہیں اٹھایا جاتا لیکن اندر ہی دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا ہے کہ جب خطبہ ہو رہا ہو تو امام کی طرف مونہہ کر کے بیٹھو اور اس کی باتوں کو توجہ سے سنو۔ مگر بعض لوگ اس وقت امام کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھے ہیں۔ اور پھر ذرا کوئی آہٹ آجائے یا چوہے کے بھاگنے سے ہی کھٹکا ہو جائے۔ تو سب اس کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ تاکہ چوہے کے بھاگنے سے جو کھٹکا ہوا ہے اس کی برکت سے وہ محروم نہ رہیں۔ گویا جمعہ کی جو غرض ہے کہ خطیب کی بات کو توجہ سے سنا جائے۔ اور اس سے فائدہ اٹھایا جائے اس سے بہت کم لوگ حصہ لیتے ہیں۔ یہاں تک کہ ہماری جماعت میں بھی یہ کمزوری پائی جاتی ہے۔ اور کئی دفعہ انہیں ٹوکنا پڑتا ہے۔

باقی رہی وہ روائت

جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کی جاتی ہے۔ اگر وہ درست ہے تو اس نحوست سے مراد صرف یہ نحوست تھی کہ آپ کی وفات منگل کے دن ہونے والی تھی۔ ورنہ جب خدا تعالیٰ نے خود تمام دنوں کو بابرکت کہا ہے۔ اور تمام دنوں میں اپنی صفات کا اظہار کیا ہے۔ تو اس کی موجودگی میں اگر کوئی روایت اس کے خلاف ہمارے سامنے آئیگی۔ تو ہم کہیں گے کہ روایت بیان کرنے والے کو غلطی لگی ہے۔ ہم ایسی روائت کو تسلیم نہیں کر سکتے۔ اور یا پھر ہم یہ کہیں گے کہ ہر انسان کو

بشریت کی وجہ سے

بعض دفعہ کسی بات میں وہم ہو جاتا ہے۔ ممکن ہے کہ ایسا ہی کوئی وہم منگل کی کسی وحشت کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی ہو گیا ہو۔ مگر ہم یہ نہیں کہیں گے کہ یہ دن منحوس ہے۔ ہم اس روایت میں یا تو راوی کو جھوٹا کہیں گے اور یا پھر یہ کہیں گے کہ شائد بشریت کے تقاضا کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس بارہ میں کوئی وہم ہو گیا ہو۔ ورنہ مسئلہ کے طور پر یہی حقیقت ہے۔ اور یہی بات اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمائی ہے کہ

سارے کے سارے دن بابرکت ہوتے ہیں

مگر مسلمانوں نے اپنی بدقسمتی سے ایک ایک کر کے دنوں کو منحوس کہنا شروع کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ کامل طور پر نحوست اور ادبار کے نیچے آگئے۔ ان کی مثال بالکل اس پٹھان کی طرح ہے۔ جس کے متعلق کہتے ہیں کہ وہ محنت مزدوری کرنے پنجاب میں آیا۔ تو اس نے خیال کیا کہ روٹی تو مہنگی ملے گی چلو خربوزے خرید لیں۔ ایک زمانہ میں خربوزے بڑے سستے ہوا کرتے تھے۔ میں نے خود پیسے پیسے دو دو پیسے وٹی (یعنی دو سیر) خربوزے بکتے دیکھے ہیں۔ اس نے چار پانچ سیر خربوزے خرید لئے۔ مگر کجا افغانستان کا سردہ جو نہایت میٹھا اور لذیذ ہوتا ہے اور کجا

پنجاب کا خربوزہ

جو ایک پھیکی سی غذا ہوتی ہے۔ اس نے ایک خربوزہ کھایا تو وہ نہایت پھیکا اور بدمزہ تھا۔ اسے غصہ آیا۔ اس نے سب خربوزوں کو پھینک کر ان پر پیشاب کر دیا۔ دو چار گھنٹے اس نے کدال چلائی۔ پسینہ نکلا۔ اور بھوک لگی۔ تو سوچنے لگا۔ کہ اب کیا کروں میں نے تو سب خربوزوں پر پیشاب کر دیا ہے۔ میں اب کیسے کھاؤں مگر جب بھوک نے زیادہ بے تاب کر دیا تو وہ خربوزوں کے پاس آیا اور ایک خربوزہ اٹھا کر اور اسے ادھر ادھر سے دیکھ کر کہنے لگا۔ کہ اس پر تو پیشاب نہیں پڑا۔ اور اسے کھا گیا۔ پھر دوبارہ کام شروع کیا۔ تو تھوڑی دیر کے بعد پھر بھوک لگی۔ اس پر وہ پھر آیا۔ اور ایک دو خربوزے اٹھا کر کہنے لگا۔ کہ ان پر تو پیشاب نہیں پڑا تھا۔ اس طرح آہستہ آہستہ سوائے ایک خربوزہ کے باقی سب خربوزے اس نے کھا لئے۔ مگر کچھ دیر کے بعد پھر بھوک نے ستایا۔ آخر وہ پھر اس خربوزہ کے پاس آیا۔ اور سوچ سوچ کر کہنے لگا۔ کہ میں بھی کتنا احمق ہوں۔ جن خربوزوں پر پیشاب پڑا تھا ان کو تو میں نے پہلے کھا لیا۔ اور جس پر پیشاب نہیں پڑا تھا۔ وہ ابھی باقی ہے۔ اور یہ کہتے ہی اس نے یہ خربوزہ بھی کھا لیا۔

یہی لوگوں کی حالت ہے۔ مگر اس نے تو پھر بھی اپنے وہم سے فائدہ اٹھایا۔ اور خربوزے کھا کر اپنی بھوک دور کر لی۔ مگر مسلمان اپنے وہم سے

ہمیشہ نقصان اٹھاتے ہیں

کہتے ہیں ہفتہ پر بھی پیشاب پڑا ہوا ہے۔ اتوار پر بھی پیشاب پڑا ہوا ہے۔ پیر پر بھی پیشاب پڑا ہوا ہے منگل پر بھی پیشاب پڑا ہوا ہے۔ بدھ پر بھی پیشاب پڑا ہوا ہے۔ جمعرات پر بھی پیشاب پڑا ہوا ہے۔ جمعہ پر بھی پیشاب پڑا ہوا ہے۔ اور پھر چادر اوڑھ کر سو گئے۔ اب ساری دنیا

اقتصادیات میں ترقی

کر رہی ہے۔ سیاسیات میں ترقی کر رہی ہے۔ اخلاقیات میں ترقی کر رہی ہے۔ سائنس میں ترقی کر رہی ہے۔ علوم و فنون میں ترقی کر رہی ہے۔ ایجادات میں ترقی کر رہی ہے۔ اور مسلمان بڑے آرام سے سو رہے ہیں۔ اور کہتا ہے۔

ہفتہ میں بھی نحوست ہے۔ اتوار میں بھی نحوست ہے۔ پیر میں بھی نحوست ہے منگل میں بھی نحوست ہے۔ بدھ میں بھی نحوست ہے۔ جمعرات میں بھی نحوست ہے۔ جمعہ میں بھی نحوست ہے۔ اگر اسی طرح سب قومیں وہم میں مبتلا ہو جائیں۔ تو دنیا برباد ہو جائے ہمارے لئے خضر راہ صرف

خدا تعالیٰ کی صفات

ہیں۔ اور ہم جانتے ہیں کہ کوئی دن نہیں۔ جس میں خدا تعالیٰ کی صفات ظاہر نہ ہو رہی ہوں۔ اور جب ہر دن میں خدا تعالیٰ کے انوار کا جلوہ ہے۔ تو وہ چیز منحوس کس طرح ہوئی۔ خدا تعالیٰ کی صفات کا ظہور ایسا ہی ہوتا ہے۔ جیسے بجلی کی رَو جاری ہو جاتی ہے۔ اگر بے جان چیزوں میں بھی بجلی کی رَو نظر آنے لگتی ہے۔ تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ سات دنوں میں خدائی صفات کا ظہور ہو۔ اور ہماری آنکھیں

اس ظہور کو نہ دیکھ سکیں

جب خدا تعالیٰ کی صفات ہفتہ میں چلتی ہیں تو ہم ہفتہ کے دن بھی خدا تعالیٰ کو دیکھ سکتے ہیں۔ اور جب خدا تعالیٰ کی صفات اتوار میں چلتی ہیں۔ تو ہم اتوار کے دن بھی خدا تعالیٰ کو دیکھ سکتے ہیں۔ اور جب خدا تعالیٰ کی صفات پیر میں چلتی ہیں۔ تو ہم پیر کے دن بھی خدا تعالیٰ کو دیکھ سکتے ہیں۔ اور جب خدا تعالیٰ کی صفات منگل میں چلتی ہیں۔ تو ہم منگل کے دن بھی خدا تعالیٰ کو دیکھ سکتے ہیں۔ اور جب خدا تعالیٰ کی صفات بدھ میں چلتی ہیں۔ تو ہم بدھ کے دن بھی خدا تعالیٰ کو دیکھ سکتے ہیں۔ اور جب خدا تعالیٰ کی صفات جمعرات میں چلتی ہیں۔ تو ہم جمعرات کے دن بھی خدا تعالیٰ کو دیکھ سکتے ہیں۔ اور جب خدا تعالیٰ کی صفات جمعہ میں چلتی ہیں۔ تو ہم جمعہ کے دن بھی خدا تعالیٰ کو دیکھ سکتے ہیں۔ اور یہی غرض

انسان کی پیدائش

کی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کو دیکھے۔ اور اس کا قرب حاصل کرے۔ اور جب خدا انسان کو ہر وقت مل سکتا ہے۔ ہر گھڑی مل سکتا ہے۔ تو کوئی دن منحوس کس طرح ہوا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہی پُر حکمت ارشاد فرمایا ہے کہ

لا تسبوا الدھر فان اللہ
ھو الدھر

(مسلم کتاب الالفاظ من الادب وغیرھا)

زمانہ کو گالی نہ دو

کیونکہ خدا ہی زمانہ ہے۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ ٹائم اور خدا ایک ہی چیز ہے۔ بلکہ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ کوئی ٹائم ایسا نہیں۔ جس میں خدا اپنی صفات ظاہر نہیں کرتا۔ اور جب وہ ظاہر کرتا ہے تو تمہارا کیا حق ہے۔ کہ تم یہ کہو کہ زمانہ بُرا ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے

صاف پتہ لگتا ہے کہ کسی دن کو بُرا کہنا درحقیقت خدا تعالیٰ کو بُرا کہنا ہے۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ فلاں دن بُرا ہے۔ وہ دوسرے الفاظ میں اس امر کا اظہار کرتا ہے کہ نعوذ باللہ خدا بُرا ہے۔ کیونکہ وہ دن خدا نے بنایا ہے۔ کسی اور نے نہیں بنایا۔ اگر ایک سیر دودھ میں کچھ چھینٹے پیشاب کے پڑے ہوئے ہوں۔ تو تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اب وہ دودھ پینے کے قابل ہے نہیں بہرحال

سارے دودھ کو گندہ

کہنا پڑے گا۔ اسی طرح جو شخص یہ کہتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی کچھ صفات ایسے دن میں ظاہر ہوئیں جو منحوس تھا وہ دوسرے الفاظ میں اس امر کا اظہار کرتا ہے۔ کہ نعوذ باللہ خدا تعالیٰ کی تمام صفات منحوس ہیں اور ایسا کہنا بدترین کفر ہے۔ کوئی دہریہ بھی ایسی بات نہیں کہہ سکتا۔

حقیقت یہ ہے کہ کام کی رغبت پیدا کرنے اور

قوم کی ہمت بڑھانے

کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم اپنا اچھے سے اچھا نمونہ لوگوں کے سامنے پیش کریں اور بجائے یہ کہنے کے کہ زمانہ بُرا ہے۔ ان کو اس امر کی طرف توجہ دلائیں۔ کہ زمانہ ترقی کی طرف دوڑتا چلا جا رہا ہے تم بھی آگے بڑھو۔ اور اس دوڑ میں شامل ہو کر

دوسروں سے آگے نکلنے کی کوشش

کرو۔ مگر آج کل لوگ بات شروع کرتے ہی کہنے لگ جاتے ہیں۔ کہ کیا بتائیں زمانہ بہت بُرا ہے۔ تم لائبریریوں میں آج سے پانچ سو سال پہلے کی لکھی ہوئی کتابیں نکال کر پڑھو۔ تو ان میں بھی یہی لکھا ہوگا۔ کہ

آجکل کا زمانہ

بہت بُرا ہے۔ آج سے تیرہ سو سال پہلے کی کتابیں نکال کر دیکھو۔ تو ان میں بھی

یہی لکھا ہوگا کہ یہ زمانہ بہت بُرا ہے۔ یہودیوں کی کتابیں نکال کر دیکھو تو ان میں بھی یہی لکھا ہوگا کہ یہ زمانہ بہت بُرا ہے اس میں مسیحؑ جیسے گندے لوگ پیدا ہو گئے ہیں۔ عیسائیوں کی کتابیں پڑھو تو ان میں بھی یہی لکھا ہوگا کہ یہ زمانہ بہت بُرا ہے۔ اس میں ہر قسم کے گندے لوگ پیدا ہو گئے ہیں۔ غرض زمانہ کو بُرا کہنے والے آج ہی نہیں ہر زمانہ میں پائے جاتے رہے ہیں۔ مگر اچھا کہنے والے بھی ہمیں ہر زمانہ میں نظر آتے ہیں۔ درحقیقت ہر شخص کی

اپنی اپنی ذہنیت ہوتی ہے

کسی وقت اسے ایک چیز اچھی نظر آتی ہے اور کسی وقت وہی چیز اسے بُری نظر آنے لگتی ہے میاں بیوی کو دیکھ لو صبح وہ پیار کر رہے ہوتے ہیں اور شام کو کسی بات پر رنجش پیدا ہوتی ہے تو میاں کہتا ہے کہ نہ معلوم وہ کونسا منحوس دن تھا جس دن میری شادی ہوئی۔ دوسرے دن خوش ہوتا ہے تو وہی بیوی سے کہتا ہے کہ تم سے ہی تو میرے گھر کی رونق ہے۔ تم تو میرے دل کا چین اور سرور ہو۔ قمیص پہنتے وقت ذرا کہنی پھنس جائے تو انسان گالیاں دینے لگ جاتا ہے کہ یہ کمبخت کیسی گندی قمیص ہے ذرا بھی اچھی سلائی نہیں ہوئی۔ مگر پھر اس قمیص کو کوئی پھاڑنے لگے تو برداشت نہیں ہو سکتا۔ انسان لڑنے لگ جاتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ یہ تو بڑی اعلیٰ درجہ کی قمیص ہے۔ جوتا چبھنے لگے تو انسان اُسے گالیاں دینے لگ جاتا ہے۔ ٹھیک ہو جائے تو کہتا ہے یہ تو پاؤں میں خوب فٹ آتا ہے غرض خوبیاں دیکھنے والے کو خوبیاں نظر آتی ہیں اور برائی دیکھنے والی آنکھ کو ہمیشہ برائی نظر آتی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک دفعہ بازار سے گذر رہے تھے کہ رستہ میں ایک کتے کی لاش نظر آئی۔ حواریوں نے ناک پر اپنے رومال رکھ لئے اور کہا یہ کیسی گندی چیز ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس کے دانتوں کی طرف دیکھا اور فرمایا "مگر دیکھو تو اس کے دانت کتنے خوبصورت ہیں" اس رنگ میں انہوں نے اپنے حواریوں کو بتایا کہ ہر

ساری چیزیں نسبتی ہوتی ہیں

ایک نقطۂ نگاہ سے انسان کسی چیز کو دیکھتا ہے تو وہ اسے بُری نظر آتی ہے۔ دوسرے نقطۂ نگاہ سے اسی چیز کو دیکھتا ہے تو اسے اچھی نظر آتی ہے۔ غرض نسبت کے لحاظ سے بڑا فرق پڑ جاتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ عائشہؓ آج تم کچھ خفا معلوم ہوتی ہو انہوں نے کہا میں تو خفا نہیں مگر آپ کو کس طرح پتہ لگ گیا۔ فرمانے لگے میں کچھ عرصہ سے تاڑ رہا ہوں کہ جس دن تم خوش ہوتی ہو اس دن تم کہتی ہو خدائے محمدؐ کی قسم یہ بات یوں ہے اور جس دن تم خفا ہوتی ہو اس دن کہتی ہو خدائے ابراہیمؑ کی قسم یہ بات یوں ہے آج تم نے

خدائے ابراہیمؑ کے الفاظ

استعمال کئے تھے جس سے میں سمجھ گیا کہ تم کچھ ناراض ہو۔ حضرت عائشہؓ نے کہا ٹھیک ہے یہی بات ہے میں کسی بات پر غصہ میں آ گئی تھی۔ (مشکوٰۃ باب عشرۃ النساء) اب خدائے ابراہیمؑ میں کوئی خرابی تھی کہ حضرت عائشہؓ بعض دفعہ اس کا نام لیتیں اور نہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں کوئی نقص تھا کہ جس کی وجہ سے حضرت عائشہؓ ناراضگی کی حالت میں خدائے محمدؐ کی قسم کھانے سے ہچکچاتیں۔ صرف اتنی بات تھی کہ جب وہ غصہ میں آتیں تو خدائے محمدؐ کی قسم کھانے کی بجائے خدائے ابراہیمؑ کی قسم کھانے لگ جاتیں۔ تو انسان کو چاہیئے کہ اسے دنیا میں جس قدر چیزیں نظر آتی ہیں اُن کو وہ زیادہ سے زیادہ بہتر محسوس کرے ان کو زیادہ سے زیادہ اپنے لئے رحمت اور انعام سمجھے۔ پھر وہی چیزیں اس کے لئے تسلی اور تسکین کا موجب ہو جائیں گی۔ اور اگر وہ اس نقطۂ نگاہ سے نہیں دیکھے گا تو بڑی سے بڑی نعمت بھی اس کے لئے زحمت اور لعنت کا موجب بن جائے گی۔

مجھے یاد ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ایک دفعہ کسی شخص نے شکایت کی کہ باورچی چوری کرتا ہے وہ آپ کھانا کھا لیتا ہے تو اس کے بعد آٹھ دس روٹیاں اپنے گھر لے جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس شکایت کرنے والے دوست سے کہا کہ آپ کی شکایت تو میں نے سن لی ہے۔ لیکن کبھی آپ نے یہ بھی سوچا کہ ایک روٹی کے لئے یہ دو دفعہ تنور میں جھکتا ہے سخت گرمی میں ہم لوگ اپنے دروازے بند کئے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ دھوپ میں رہتے ہوئے ہیں۔ دستی پنکھے ہمارے ہاتھوں میں ہوتے ہیں اور یہ تنور میں گھسا جا رہا ہوتا ہے۔ آخر یہ بھی ہماری طرح ہی اللہ تعالیٰ کا ایک بندہ ہے۔ ہمیں سوچنا چاہیئے کہ ہمارے ساتھ اللہ تعالیٰ نے یہ کیوں سلوک نہ کیا اور اس کے ساتھ کیوں کیا۔ آخر اسے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک رنگ میں سزا تو مل رہی ہے اسے اور کیا سزا دلانا چاہتے ہیں۔ تو اچھا آدمی ہمیشہ اچھے پہلو کو دیکھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شکایت کرنے والے کو بھی اسی امر کی طرف توجہ دلائی کہ سزا تو اسے روٹیاں چرانے سے بھی پہلے مل جاتی ہے کیونکہ ایک ایک روٹی کے لئے یہ دو دفعہ تنور میں اپنا سر جھکاتا ہے پھر اس کی تعلیم اعلیٰ نہیں اگر تعلیم اچھی ہوتی تو لازماً اس کے اخلاق بھی اچھے ہوتے اور اچھا کاروبار اختیار کرتا جب ان میں سے کوئی بات بھی اسے حاصل نہیں تو اس پر اور کیا ناراض ہوتے ہو۔ ایسے شخص کو مارنا یا سزا دینا ایسا ہی ہے جیسے کہتے ہیں مرے کو مارے شاہ مدار۔ غرض اس واقعہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر اسی طرف گئی کہ ہماری موجودہ حالت خدا تعالیٰ کے انعاموں میں سے

ایک بہت بڑا انعام ہے

اور اس کیلئے یہی سزا کافی ہے جو اسے مل رہی ہے کسی اور سزا کی اس کے لئے کیا ضرورت ہے تو مومن کو ہمیشہ ہر چیز کا اچھا پہلو دیکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور توہمات میں مبتلا ہو کر اپنی طاقتوں کو ضائع نہیں کرنا چاہیئے ۔

نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ میں استانیوں کی ضرورت

دو ٹرینڈ گریجوایٹ استانیوں کی۔ نیز ایک میٹرک جونیئر ڈپلومہ ہولڈر پی ٹی آئی خاتون کی ضرورت ہے۔ ٹرینڈ گریجوایٹ کی تنخواہ مطابق گورنمنٹ گریڈ۔ بی۔ ٹی۔ آئی کو سردست ۶۰۔۳۔۱۰۰ علاوہ الاؤنس۔ گورنمنٹ سکیل کے مطابق تنخواہ کی کوشش کی جائے گی درخواستیں معرفت مقامی امیر یا پریذیڈنٹ جلد مطلوب۔ مرکز سلسلہ میں رہائش کی متمنی خواتین توجہ فرمائیں۔ (ناظر تعلیم)

قوم کی تعمیر میں آپ کا تعاون ضروری ہے

صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے اپنے بجٹ سال ۶۲-۱۹۶۱ء میں جو گنجائش قرضہ حسنہ وظیفہ تعلیمی امداد کے لئے رکھی ہے وہ امسال غیر معمولی حالات کے ماتحت ختم ہو چکی ہے۔ نئی تعلیمی سکیم کے ماتحت بی اے۔ بی ایس سی بجائے دو سال کے تین سال کا ہو گیا ہے۔ اور مرکزی ہائی سکولوں کو ہائر سیکنڈری سکول میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ جس کے لئے مزید ایم اے۔ ایم ایس سی لیکچراروں کی ضرورت ہوگی۔ انجمن نے جو مد وظائف کے لئے رکھی ہے وہ صرف مرکزی ضروریات کے لئے بھی مکتفی نہیں ہو رہی۔ مگر اس وقت بتفصیل ذیل مستحق طلباء کی درخواستیں دفتر ہذا کے زیر غور ہیں۔ لیکن گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے دفتر ان کی امداد نہیں کر سکتا۔

ایم ایس سی ۱ ۔ بی ایس سی ۲ ۔ انجنیرنگ کالج ۲ ۔ ایم اے ۲ ۔ ایگریکلچر کالج ۲ ایف اے ۶ ۔ ایم بی بی ایس ۲ ۔ C.T. ۱ ۔ ٹیکنیکل ۱ ۔ ایل ایل بی ۱ ۔ S.V. ۱

تعلیمی اخراجات بہت زیادہ ہوتے ہیں لیکن نظارت ہذا مندرجہ ذیل شرح سے وظائف جاری کرتی ہے۔ ایم اے ایم ایس سی -/۵۰ روپے ماہوار دو سال۔ بی اے بی ایس سی -/۴۰ روپے ماہوار تین سال۔ میڈیکل کالج -/۵۰ روپے ماہوار پانچ سال۔ ایل ایل بی -/۵۰ روپے ماہوار دو سال۔ ایف اے ٹیکنیکل ٹریننگ -/۱۵ روپے ماہوار

مذکورہ بالا شرح وظائف سے واضح ہوگا کہ ان وظائف کے جاری کرنے کے لئے نظارت ہذا کو اب کس قدر رقم درکار ہے۔ جب تک احباب جماعت نظارت ہذا کی امداد نہ فرمائیں گے یہ فریضہ سرانجام نہ فرمائیں گے اس وقت تک مستحق طلباء کی امداد ممکن نہیں۔ لہذا میں احباب جماعت سے پر زور درخواست کرتا ہوں کہ احباب اپنی قوم کے بچوں کی تعلیم کے لئے حسب استطاعت نظارت ہذا کو قرضہ عنایت فرمائیں اس رقم سے مستحق طلباء کو وظائف جاری کئے جائیں گے تکمیل تعلیم کے بعد طلباء یہ رقم واپس کر دیں گے۔ احباب کو اللہ تعالیٰ کے حضور ثواب بھی ملے گا امداد کی یہ رقم ان کو واپس بھی مل جائے گی۔ اور طلباء کا ان کی رقم سے استفادہ کرنا ان کے لئے صدقہ جاریہ کا کام دے گا۔ (ناظر تعلیم)

تقرر امراء ضلع

مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ کو امیر ضلع لائلپور اور مکرم چوہدری فضل احمد صاحب کو امیر ضلع رحیم یارخان ۳۰ اپریل ۱۹۶۳ء تک کے لئے منظور کیا گیا ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔ (ناظر اعلیٰ)

دعائے مغفرت میرے بہنوئی مولوی محمد دین صاحب (سابق ڈرائیور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ) ۳۰ اگست ۱۹۶۱ء کی شب کو اس جہان فانی سے رحلت کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے مرحوم کے چھوٹے چھوٹے یتیم بچوں اور ان کی والدہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ مرحوم اپنے گاؤں اور اپنے خاندان میں اکیلے ہی احمدی تھے [illegible]

جماعت احمدیہ کی تبلیغی کامیابیوں کا

غیروں کو اعتراف

"احمدی مجاہدین محبت سے غیروں کو اپنا بناتے ہیں"

(از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی)

جماعت احمدیہ ایک تبلیغی جماعت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں دلائل اور براہین کے ساتھ اسلام کو اکناف عالم میں پھیلانے کے لئے اپنے مسیح پاک علیہ السلام کے ذریعہ قائم کیا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس چھوٹی سی جماعت نے تھوڑے سے عرصہ میں تبلیغی میدان میں ایسی حیرت انگیز کامیابیاں حاصل کی ہیں کہ ان کا اعتراف اپنے اور بیگانے سبھی کر رہے ہیں۔ آج دنیا کے ہر چھوٹے بڑے ملک میں احمدی مجاہدین اور مبلغین لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا جھنڈا لہراتے نظر آ رہے ہیں۔ اور دنیا کے کونے کونے سے اللہ اکبر کی اذانیں بلند کر رہے ہیں یہاں تک کہ غیر مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی ان کی اس حیران کن تبلیغی جد و جہد سے متاثر ہو کر اپنے پرچارکوں اور مشنریوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین کر رہے ہیں چنانچہ پچھلے دنوں سکھوں کی نمائندہ جماعت شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے ماہوار گورمکھی رسالہ "گورمت پرکاش" امرتسر میں ایک مضمون سکھ مذہب کے پرچار سے متعلق شائع ہوا تھا۔ اس میں احمدی مجاہدین کی کامیابیوں اور کامرانیوں کا اعتراف مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا گیا ہے:۔

"[illegible]"

ਗੁਰਮਤਿ ਪ੍ਰਕਾਸ਼
ਜੂਨ ੧੯੬੦

یعنی "میری یہ گذارش ہے کہ شرومنی کمیٹی کی طرف سے مقرر کردہ پرچار کمیٹی دنیا کے مشہور مذاہب کی طرف سے استعمال کئے جانے والے طریق تبلیغ کو سمجھے اور ان کی حیران کن کامیابی کے راز معلوم کرے۔ اور گہری نظر سے مطالعہ کرے کہ کل کا پیدا شدہ اسلامی فرقہ احمدیہ غیر ممالک میں گیارہ اخبار چلا سکتا ہے اور ۳۶۴ مراکز قائم کر سکتا ہے اور لاکھوں عقلمندوں کو اسلام کے دائرے میں لا سکتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ ہم ساڑھے لاکھ سکھ شرومنی کمیٹی ایسی مرکزی جماعت کی موجودگی میں ابھی تک ایک درجن مغربی لوگوں کو بھی سکھ نہیں بنا سکے ہمارا ایک بھی اخبار غیر ممالک میں ان کی زبان میں شائع نہیں ہو رہا۔ اگر صرف امریکہ ہی کو لے لو تو وہاں آپ کو ہزاروں لوگ...... اسلام کے پیروکار اور ...... پوجاری ملیں گے۔ لیکن سکھ مذہب کے عقیدتمند نہیں ہیں۔"

(ترجمہ از گورمت پرکاش ستمبر ۱۹۶۰ء)

مندرجہ بالا حوالہ میں مضمون نگار نے جہاں شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی ایسی مرکزی سکھ جماعت کی موجودگی میں سکھ مذہب کی تبلیغی ناکامی کا اعتراف ان الفاظ میں کیا ہے وہاں احمدی مجاہدین کی تبلیغی کامیابیوں اور کامرانیوں کو بھی غیر مبہم الفاظ میں سراہا ہے یہ درست ہے کہ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے پاس کروڑوں کی جائیدادیں ہیں اور ان کی لاکھوں کی ماہوار آمدنی ہے۔ لیکن اس کے باوجود جماعت احمدیہ جیسی ایک غریب جماعت تبلیغی میدان میں اس سے کہیں آگے ہے۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

ایک اور سکھ ودوان نے اسی رسالہ گورمت پرکاش امرتسر میں سکھ مذہب کی تبلیغی ناکامیوں اور احمدیہ جماعت کی کامیابیوں کا موازنہ کرتے ہوئے اس کا سبب مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا ہے کہ:۔

"[illegible]"

ਗੁਰਮਤਿ ਪ੍ਰਕਾਸ਼
ਸਤੰਬਰ ੧੯੬੦

یعنی "مضمون میں بیان کیا گیا ہے کہ ہمارے مقابلہ پر ایک چھوٹا سا احمدی فرقہ ہم سے کہیں زیادہ غیر ممالک میں تبلیغ کر رہا ہے۔ اور دریافت کیا گیا ہے کہ ہم غیر ممالک میں پرچار کیوں نہیں کر سکتے۔ جواب میں عرض ہے کہ انہیں اپنے مذہب کی ترقی کا لگن ہے۔ جو ہمیں نہیں۔ وہ غیروں کو حیران کن محبت سے اپنا بنا لیتے ہیں۔ اور یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ ہم اپنوں سے نفرت کرتے ہیں۔ اور انہیں دھتکارتے ہیں۔"

(ترجمہ از گورمت پرکاش ستمبر ۱۹۶۰ء)

یہ ایک حقیقت ہے کہ آج احمدی مبلغین اور مجاہدین تبلیغی میدان میں جو حیرت انگیز کامیابیاں حاصل کر رہے ہیں۔ اس کا بہت بڑا سبب یہ ہے۔ وہ اپنے پیارے امام حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی راہنمائی میں نہ صرف اپنے قول سے بلکہ اپنے عمل سے دنیا پر یہ واضح کر رہے ہیں۔ کہ اسلام حقیقی صلح اور محبت کا پیغام ہے۔ اور دنیا اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو کر ہی۔ حقیقی امن اور سلامتی حاصل کر سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج دنیا کی مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے سمجھدار سعید الفطرت لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہو رہے ہیں اور وہ دن دور نہیں جب دنیا میں ایک ہی مذہب عزت سے یاد کیا جائے گا۔ اور وہ اسلام ہوگا۔ اور ایک ہی پیشوا ہوگا جس کی تمام دنیا کے لوگوں کے دلوں پر حکومت ہوگی اور وہ محمد رسول اللہ ہوگا۔ اور دنیا کا ایک ہی دستور العمل ہوگا۔ اور وہ قرآن پاک ہوگا۔ نیز مشرق و مغرب۔ اور جنوب و شمال سے اللہ اکبر کی اذانیں بلند ہوں گی۔

شوریٰ انصار اللہ میں ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہوگی۔
قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری اہلیہ اور بچے کراچی میں بیمار ہیں۔ مجھے خود بھی ذیابیطس کی تکلیف ہے۔ احباب سے شفایابی اور مکمل صحت کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔
(خاکسار۔ محمد شفیع احمدی۔ ہیڈ کلرک۔ ایچی سن کالج دی مال لاہور)

۲۔ میرے خالو جان (محمد ابراہیم صاحب لکشمی مینشن دی مال لاہور) اچانک سخت بیمار ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرما دیں۔
(بشارت احمد نسیم متعلم بی۔ ایس۔ سی۔ شام نگر سردان)

۳۔ عاجز ان دنوں پیش آمدہ حالات کی وجہ سے از حد پریشان ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ (خاکسار۔ محمد عبد اللہ باجوہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ قلعہ دالی علوی سیالکوٹ)

۴۔ خاکسار دو ماہ سے بیمار ہے دونوں پاؤں سخت درد کرتے ہیں اور سوج گئے ہیں اور چلنا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مجھے شفا عطا فرمائے۔
خاکسار۔ شیخ محمد منیر پی اے این
میرکینٹ کراچی

خدام الاحمدیہ کے اعلانات

مرکزی تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے حسب دستور اس سال مورخہ ۷ اکتوبر سے ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۰ء تک احمدی نوجوانوں کے لئے تعلیمی و تربیتی کلاس منعقد ہوگی جس میں علماء سلسلہ قرآن شریف اور احادیث کا درس دیں گے اور اسلام اور احمدیت کے اصولوں سے واقفیت بہم پہنچائیں گے اس کلاس میں شامل ہونے والے خادم صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر بزرگان کی مجلس سے مستفیض ہوں گے یہ کلاس نوجوانوں کے لئے مفید بھی ہوگی اور دلچسپ بھی۔ خدام کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس کلاس میں شامل ہونے کے لئے ربوہ تشریف لائیں۔ قیام و طعام کا انتظام مرکز کی طرف سے ہوگا۔ خدام سے درخواست ہے کہ وہ اپنی شمولیت کی اطلاع سے یکم اکتوبر ۱۹۶۰ء تک ضرور اطلاع دیدیں اور ۶ اکتوبر ۶۰ء کی شام کو ربوہ پہنچ جائیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا پانچواں سالانہ اجتماع

مورخہ ۹ ستمبر ۶۰ء کو پروگرام کے مطابق خدام الاحمدیہ کراچی کا پانچواں سالانہ اجتماع مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی کی زیر صدارت شروع ہوا۔ قائد صاحب مجلس کراچی نے خدام کو اطاعت اور خدمت گزاری کی روح سے کام کرنے کی تلقین کی۔ مکرم امیر صاحب نے انبیائے کرام کی قربانیاں بتاتے ہوئے خدام کو قربانی کی روح سے کام کرنے کی نصیحت فرمائی۔ اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی اور لمبی عمر کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔ نماز مغرب کے بعد مکرم چوہدری احمد مختار صاحب کی زیر صدارت اجلاس ہوا۔ جسمیں مرزا عبدالرشید بیگ صاحب مولوی عبدالمالک خان صاحب اور بابو اللہ داد خان صاحب نے رسول پاک صلعم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ نماز عشاء کے بعد کیپٹن سید ضمیر حسن صاحب جعفری کی زیر صدارت ایک محفل مشاعرہ منعقد ہوئی جس میں احمدی شعراء کے علاوہ راغب مراد آبادی نے بھی اپنا کلام سنایا۔ جعفری صاحب کا ادبی کلام بڑے شوق سے سنا گیا۔ رات کے وقت ۱۱½ بجے اخوان اجتماع نے دن بھر کی کارگزاری پر تبادلہ خیالات کیا۔

دوسرے دن صبح ۳½ بجے تمام خدام و اطفال نے باجماعت نماز تہجد ادا کی اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں کی گئیں اس اجتماع میں اطفال خدام کے ساتھ برابر شریک رہے۔ ملک عمر علی صاحب رئیس ملتان۔ ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چاٹگام۔ اور ملک صمدانی صاحب سکرٹری جنرل پاکستان ریڈکراس نے بھی مختلف اوقات میں شمولیت فرمائی۔

دوسرے روز ۶۰/۹/۱۰ کو سارا دن علمی۔ ورزشی اور دوسرے مختلف مقابلے ہوتے رہے ان کا نتیجہ حسب ذیل ہے

نام مقابلہ	اول	دوم	سوم
تقریری مقابلہ	چوہدری ناصر احمد صاحب حلقہ شرقی	عبدالرب صاحب انور حلقہ صدر	
دینی معلومات	محمد احمد صاحب قریشی	محمد اقبال صاحب منہاس	مسعود احمد جہلمی ربوہ
معلومات عامہ	مجیب الرحمٰن صاحب	مبارک احمد صاحب راجوروی	محمد احمد صاحب قریشی
مضمون نگاری	چوہدری بشیر احمد صاحب	عبدالسلام صاحب اسلام	عبدالرب صاحب انور

رات پونے نو بجے محترم پروفیسر قاضی اسلم صاحب ہیڈ آف دی فلاسفی اینڈ سائیکالوجی کراچی یونیورسٹی کے زیر صدارت ایک سمپوزیم منعقد ہوا جس میں محمد جمیل صاحب چغتائی پروفیسر فرید صاحب ہیڈ آف دی اکنامکس ڈیپارٹمنٹ کراچی یونیورسٹی اور ڈاکٹر اشتیاق حسین صاحب قریشی سابق وزیر تعلیم پاکستان نے نہایت قیمتی مقالے پڑھے سمپوزیم کا عنوان World Youth [illegible] تھا۔ مقالہ نگار اصحاب نے دنیا کے مختلف انقلابات یعنی صنعتی انقلاب فرانسیسی انقلاب روسی انقلاب اور ایٹمی دور انقلاب کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ یہ انقلابات کس طرح انسانی معاشرے پر اثر انداز ہوتے ہیں اور اس سلسلہ میں نہایت مفید تجاویز پیش کیں۔ یہ جلسہ رات کے دس بجے ختم ہوا۔ آخری دن کی رپورٹ آئندہ پیش کی جائیگی۔

مجالس خیرپور ڈویژن کا سالانہ اجتماع

مجالس خدام الاحمدیہ خیرپور ڈویژن کا چوتھا سالانہ اجتماع ۳۰ ستمبر اور یکم و دو اکتوبر ۱۹۶۰ء کو باندھی ضلع نواب شاہ میں ہوگا۔ خیرپور ڈویژن کی جملہ مجالس کو اپنے اس اجتماع میں زیادہ سے زیادہ شریک ہونا چاہیئے۔

مردان

مورخہ ۳ اور ۵ ستمبر ۶۰ء کو خدام الاحمدیہ مردان کے زیر انتظام سیرۃ النبی صلعم کے

ضروری اطلاعات

۱۔ امتحان بوائلر انجینیرز } امتحان برائے سرٹیفکیٹ آف کمپیٹنسی انجینیرز گورنمنٹ ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ نزد ریلوے سٹیشن لاہور میں ۲۱ تا ۲۴ اکتوبر ہوگا فارم درخواست چیف انسپکٹر بوائلرز دیسٹ پاکستان ۱۷ مین روڈ سمن آباد لاہور سے دو آنے نقد یا رسیدی ٹکٹیں ارسال کر کے حاصل کریں۔ درخواستیں ۶۰/۸/۱ تک بمع فیس داخلہ دس روپے آٹھ روپے و پانچ روپے برائے کلاس اول۔ دوم و سوم علی الترتیب۔ البتہ ۶۰/۹/۱۳ تک دس روپے لیٹ فیس کے ساتھ۔ (پ ٹ ۶۰/۹/۸)

۲۔ محکمہ ڈاک و تار پاکستان } مشترکہ امتحان مقابلہ ۶۰/۱۱/۲۷ کو برائے انتخاب (۱) ٹیلی گرافسٹس (۲) پوسٹ آفس کلرکس (۳) ریلوے میل سروس سارٹرس (۴) ٹیلی گراف آفس کلرکس (۵) ٹیلی گراف انجینیرنگ آفس کلرکس (۶) ٹیلی فون آپریٹرس (۷)، ڈی ایل او کلرکس۔

پمفلٹ مشتمل بر قواعد امتحان و مجوزہ فارم درخواست کسی ہیڈ پوسٹ آفس سے یا دفتر پی۔ ایم جی لاہور سے ایک روپیہ نقد یا ایک روپیہ کا پوسٹل آرڈر بنام پی۔ ایم۔ جی لاہور ارسال کر کے حاصل کریں۔ شرائط۔ میٹرک عمر بروز امتحان ۱۷ تا ۲۵۔ درخواستیں ۶۰/۱۰/۱ تک بنام پوسٹ ماسٹر جنرل لاہور (پ۔ ٹ ۶۰/۹/۱۱)

۳۔ وظائف انٹرونگ ایکسچینج آف سکالرس } تعداد وظائف ۲۰۔ مالیت برائے اخراجات فیس۔ خوراک رہائش و سالانہ کرایہ آمد و رفت ہوائی سفر۔ وظیفہ کیڈٹ کالج پانچ سالہ ہوگا۔ تفصیل تعداد (۱) ایم اے۔ ایم۔ ایس سی۔ ایم کام ۳۔ (۲) بی اے۔ بی ایس سی بی کام ۵ (۳) زراعت یک (۴) انجینیرنگ دو (۵)، انجینیرنگ دو (۶) میڈیسن دو (۷) ہوم اکنامکس (بی۔ ایس سی) یک (۸) بی ایڈ دو (۹) کیڈٹ کالج تین۔ درخواستیں مجوزہ فارم میں ۶۰/۹/۲۲ تک بنام آنریری انچارج سکالرشپس۔ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ۸ ملتان روڈ لاہور۔ فارم درخواست واپسی لفافہ بھیج کر طلب فرمائیں۔ (پ۔ ٹ ۶۰/۹/۱)

(ناظر تعلیم۔ ربوہ)

انصار اللہ کا چھٹا سالانہ اجتماع

مجالس انصار اللہ کا چھٹا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۲۸۔۲۹۔۳۰ اکتوبر کو بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ احباب حسب سابق اس تربیتی اجتماع میں کثرت سے شریک ہوں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تصحیح } خانہ خدا کی تعمیر کے لئے کم از کم ۱۵۰/- روپیہ ادا فرمانے والے مخلصین کی فہرست ۱۹ شائع شدہ اخبار الفضل مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۶۰ء کے نمبر شمارہ ۴۲۲ پر حسب ذیل نام پڑھا جائے۔

"مکرم چوہدری شہاب الدین صاحب ساکنہ کوٹ باغ دین ضلع حیدرآباد سندھ منجانب والد مرحوم چوہدری باغ دین صاحب رضی"

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ھر سلسلہ میں دو جلسے کئے گئے جس میں مقامی عہدیداران کے علاوہ مربیان سلسلہ نے بھی تقاریر کیں۔ ان جلسوں میں غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے۔

راولپنڈی

مجالس خدام الاحمدیہ راولپنڈی ڈویژن کا سالانہ اجتماع ۲۳، ۲۴، ۲۵ ستمبر ۶۰ء مسجد احمدیہ سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی میں منعقد ہوگا۔ اضلاع سرگودھا، راولپنڈی، گجرات اور جہلم کی مجالس کے اراکین زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں۔ اطفال بھی شامل ہوں۔ پروگرام جملہ مجالس کو بھجوایا جا چکا ہے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سرمایہ حاصل ہوتے ہی نہری معاہدہ پر عمل شروع کر دیا جائیگا

منصوبہ بندی کے قریب قریب تمام انتظامات مکمل ہو چکے ہیں (دی حبیب الدین)

کراچی ۱۹ ستمبر۔ نہری پانی کی بات چیت میں پاکستانی وفد کے قائد مسٹر جی معین الدین نے کل یہاں کہا ہے کہ دوست ملکوں، عالمی بنک، اور ترقیاتی قرض فنڈ سے قرض کے تمام سمجھوتوں کے بعد سرمایہ حاصل ہوتے ہی پاکستان اور بھارت کے نہری معاہدے پر عمل درآمد شروع کر دیا جائے گا

عالمی بنک اور بھارت کے نمائندوں سے بات چیت کے آخری اجلاس میں شرکت اور نہری پانی کے معاہدے کا مسودہ تیار کرنے کے بعد مسٹر معین الدین کل واشنگٹن سے کراچی واپس پہنچے ہیں۔ انہوں نے کل صبح اے پی پی کو بتایا کہ منصوبہ بندی کے تمام انتظامات قریب قریب مکمل کر لئے گئے ہیں۔ ایک مشہور فرم ہیرزا لمیٹڈ عمومی مشیر مقرر کی جا چکی ہے۔ بینی ڈیکن لمیٹڈ منگلا بند کے منصوبے تیار کر رہی ہے اور تربیلا بند کی منصوبہ بندی ٹیمس لمیٹڈ کے سپرد کی گئی ہے۔

مسٹر معین الدین نہری پانی کے جھگڑے میں ۱۹۵۵ء سے پاکستانی وفد کے فرائض انجام دیتے آئے ہیں۔ پچھلے چھ سال میں وہ دس ہزار اجلاس میں شریک ہوئے ہیں۔ آخری اجلاس صرف چند ہفتے قبل ہوئے تھے جن میں نہری پانی کے معاہدے کو آخری شکل دی گئی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ چھ برس تک انہوں نے کئی لاکھ گھنٹے کام کیا ہے۔ پچھلے ایک سال کے دوران میں تو بات چیت کا سلسلہ روزانہ جاری رکھا گیا۔ یہاں تک کہ ہفتے یا اتوار کو بھی چھٹی نہیں منائی گئی۔ گزشتہ مہینے اجلاس صبح شروع ہوتے تھے اور دوپہر تک جاری رہتے۔ دن کے کھانے کے بعد رات تک کام جاری رہتا۔ اور شام کھانے سے فراغت کے بعد نمائندے تیسرے اجلاس کے لئے جمع ہوتے اور رات گئے تک گفت و شنید میں مصروف رہتے۔

اے پی پی کے نمائندے نے کل جب مسٹر معین الدین سے ملاقات کی۔ تو وہ تھکے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ مگر وہ اپنی مساعی کے نتائج پر مطمئن تھے جن کی انتھک کوشش بالآخر بار آور ہوئی ہیں۔ وہ اس وقت بھی فائلوں اور کاغذات میں گھرے ہوئے تھے۔ اور معاہدے کے انتظامات کو آخری شکل دینے میں مصروف تھے۔

مسٹر معین الدین نے اس موقعہ پر گذرے ہوئے بہت سے واقعات دہرائے۔ انہوں نے بتایا کہ گذشتہ چھ سال میں بات چیت کے وقت استدلال اور تکرار کے علاوہ کبھی کبھی نوک جھونک کی نوبت بھی آ جاتی تھی تاہم وہ نہری پانی کا جھگڑا خوش اسلوبی سے ختم ہونے پر بے حد مسرور اور مطمئن تھے۔ انہوں نے کہا "اس مرحلہ پر یہ احساس ہوتا ہے کہ میں نے بھی اس مسئلہ کے حل میں اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لیا ہے۔ جو دونوں ملکوں کے لئے بہت زیادہ اور دنیا کے لئے نمایاں اہمیت رکھتا ہے۔"

آپ نے زور دے کر کہا۔ "یہ بات بڑی مسرت بخش ہے کہ ہماری پریشانی کا ایک بڑا سبب ختم ہو گیا ہے اور یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ مستقبل میں دونوں ملکوں کے درمیان زیادہ اچھے اور خوشگوار تعلقات قائم کئے جائیں گے۔ عالمی بنک کے نمائندوں کا خاص طور پر ممنون ہوں کہ انہوں نے اس سلسلہ میں انتھک کوشش کی ہے۔ گفت و شنید بڑی پیچیدہ اور صبر آزما تھی۔ مگر ان تمام باتوں کے باوجود یہ احساس ہمیشہ موجود رہتا تھا کہ دونوں طرف خیر سگالی موجود ہے اور ہم ایک مشترکہ مفاد کے لئے کام کر رہے ہیں

ٹنڈر نوٹس

ٹاؤن کمیٹی ربوہ کو یکم اکتوبر ۱۹۶۰ء سے ۳۰ جون ۱۹۶۱ء تک شہر سے کوڑا کرکٹ کو ان کے یونین کے ذخیروں سے اٹھا کر نشان زدہ جگہوں پر اکٹھا کرنے کے لئے ایسے ٹھیکیدار کی ضرورت ہے جو کمیٹی کی شرائط کے مطابق یہ کام کر سکے۔ جو اصحاب اس کام سے دلچسپی رکھتے ہوں وہ اپنے اپنے ٹنڈر مورخہ ۲۵/۹/۶۰ تک چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ کے پاس بھیج دیں۔

سید داؤد احمد چیئرمین ٹاؤن کمیٹی۔ ربوہ

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر الفضل)

حبِ اٹھرا رجسٹرڈ

اٹھرا کی سب سے پہلی دواء

فی تولہ ڈیڑھ روپیہ۔ مکمل کورس گیارہ تولہ ۱۲/۱۲/۱۳ روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز
گوجرانوالہ

جاگنا ہے جاگ لے افلاک کے سائے تلے
حشر تک سونا پڑیگا خاک کے سائے تلے

آپ جیسے اہلِ دانش اور صاحبِ علم اس حقیقت سے واقف ہیں کہ انسان کی سب سے زیادہ قوت غور و فکر کثرتِ مطالعہ اور دماغی محنت سے ضائع ہوتی ہے جسکے نتیجہ میں قبل از وقت اعصاب کمزور، بال سفید، ہاضمہ خراب، دائمی قبض اور بینائی میں فرق آجاتا ہے بلکہ جوانی میں ہی بڑھاپا نظر آتا ہے۔ ورنہ انسان اپنی طبعی عمر نہیں پا سکتا اگر آپ اپنی کھوئی ہوئی طاقت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہماری کامیاب "جاگ لے پلز" استعمال کریں پہلی گولی ہی سارے دن کی کوفت دور کر دیتی ہے۔ طبیعت ہشاش بشاش ہو جاتی اور کھوئی ہوئی طاقت عود کر آتی ہے۔ ہاضمہ درست، قبض دور اور کھانا پوری طرح ہضم ہوتا اور جزو بدن بنتا ہے۔

نوٹ:۔ لوکل سیل شفاء میڈیکل ہال ربوہ

قیمت فی شیشی پچاس گولی ۔/۔/۵ روپے۔

دواخانہ دارالامان ——— ربوہ

ہومیوپیتھی کے ڈپلومہ ایم۔ بی۔ ایچ M.B.H. اور سرٹیفکیٹ آف پرافیشنسی کے امتحانات

"سنٹرل ہومیوپیتھک انسٹی ٹیوٹ ربوہ" کے زیر انتظام ایم۔ بی۔ ایچ کے ڈپلومہ اور "سرٹیفکیٹ آف پرافیشنسی" کے پرائیویٹ امتحانات انشاء اللہ ہر چھ مہینے کے بعد (دسمبر اور جون میں) منعقد ہوا کریں گے ایم۔ بی۔ ایچ کے امتحان کا کورس مندرجہ ذیل کتب (اردو) پر مشتمل ہے۔

(۱) ہومیوپیتھی کی پہلی کتاب ۔/۔/۳ روپے (۲) کینٹ ہومیوپیتھک گائیڈ ۔/۔/۵ روپے
(۳) کینٹ ہومیوپیتھک پاکٹ میٹریا میڈیکا ۔/۔/۵ روپے (۴) ہومیوپیتھی کے راز ۔/۔/۵ روپے

یہ پورا سیٹ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ سے بذریعہ ڈاک ۔/۱۲/۱۹ میں حاصل کیا جا سکتا ہے "سرٹیفکیٹ آف پرافیشنسی" کے امتحان کا کورس صرف پہلی تین کتب (ہومیوپیتھی کے راز کے علاوہ) پر مشتمل ہے۔ اور بذریعہ ڈاک ۔/۶/۱۴ میں حاصل کیا جا سکتا ہے۔

نوٹ:۔ ایم۔ بی۔ ایچ کے امتحان میں داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک، مولوی فاضل، منشی فاضل، ادیب فاضل یا سینئر کیمبرج پاس ہونا ضروری ہے۔ اس سے کم تعلیم رکھنے والے احباب صرف "سرٹیفکیٹ آف پرافیشنسی" کے امتحان میں شامل ہو سکتے ہیں۔ والسلام

خاکسار ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر ہومیو
انچارج سنٹرل ہومیوپیتھک انسٹی ٹیوٹ فضل منزل ربوہ

کفایت شعاری

ہر انسان کا فرض ہے اس سلسلہ میں منیر سوپ فیکٹری لکڑ منڈی لائلپور کا تیار کردہ

صابن سپیشل 38

جو کہ ہر گھرانے میں مقبول اور کم قیمت بالانشین ثابت ہو چکا ہے آپ نے کئی قسم کے صابنوں کے اشتہار پڑھے ہونگے یا استعمال کیا ہوگا۔ مگر یہ صابن اپنی جامع خوبیوں کا مالک ثابت ہو چکا ہے یہ صابن اونی سوتی۔ ریشمی کپڑے دھونے اور نہانے کے لئے بہترین تحفہ ہے اسکے ہر بیرونی پیکٹ پر لکھا ہوا ہے کہ مال خراب نکلنے پر قیمت واپس کی جائیگی اس لئے اپنے کپڑوں کی حفاظت اور رقم کی بچت کیجئے اور صابن خریدتے وقت صرف سپیشل 38 صابن خرید فرماویں جو کہ ربوہ کے ہر دکاندار سے مل سکتا ہے۔

نوٹ:۔ اگر آپ کو کوئی شکایت ہو تو ہمیں اطلاع دیکر مشکور فرماویں۔

(المشتہر منیر سوپ فیکٹری لکڑ منڈی لائلپور)

صنعت کاروں کے لئے نادر موقع

اپنی مصنوعات کی کراچی میں فروخت کے لئے ہم سے رجوع کریں ہمارے پاس تربیت یافتہ سیلز مینوں کا عملہ، گودام، ڈیلیوری وین اور بینک کی تمام سہولتیں موجود ہیں نیز ہر قسم کا کراچی سے مال خریدنے سے پیشتر ہم سے نرخنامہ طلب کر کے اپنے روپیہ اور وقت کی قدر کریں۔

انوار اللہ انصاری مالک فرم مرکز تجارت
نزد نیرنگ سینما لالو کھیت (؟) بازار کراچی نمبر ۱۹

مجرباتِ قیس مینائی

* ★ قلتِ خون کے لئے دمدم مکمل کورس دس روپے۔
* ★ اولادِ نرینہ کے لئے راحت جان مکمل کورس دس روپے۔
* ★ دمہ کے لئے روح شفاء مکمل کورس دس روپے۔
* ★ ہائی بلڈ پریشر کے لئے اعتدالی مکمل کورس دس روپے۔
* ★ ٹی۔بی (دق و سل) کے لئے حیاتِ نو مکمل کورس پانچ روپے۔
* ★ بواسیر خونی کے لئے آرامی مکمل کورس دس روپے۔
* ★ بواسیر بادی کے لئے شفائی مکمل کورس پانچ روپے۔

ملنے کا پتہ:۔ پبلک چیریٹیبل ڈسپنسری ۳۲۱A/۳۰ گلستان کالونی (کرنگی ٹاؤن) کراچی نمبر ۳۱

درخواست دعا

مکرم ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر کئی دنوں سے بخار میں مبتلا ہیں اور صاحب فراش ہیں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین۔

پیغامِ نور

تلی اور جگر کا بڑھ جانا۔ بخار، ضعف جگر۔ دائمی قبض۔ خرابی خون۔ پھوڑا پھنسی جھائیں۔ درد کمر۔ جوڑوں کا درد۔ ریحی درد دل کی دھڑکن۔ کثرتِ پیشاب کو دور کر کے اعصاب کو طاقت دیتا ہے اور قوت بخشتا ہے۔

قیمت فی بوتل ۴ روپے ۵۰ پیسے محصول ڈاک و پیکنگ فہرست ادویہ مفت طلب کریں۔

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

نور کاجل

آنکھوں کی خوبصورتی اور تندرستی کے لئے بہترین تحفہ۔ خارش۔ پانی بہنا۔ بہمنی ناخنہ وغیرہ امراضِ چشم کا بہترین علاج قیمت ایک روپیہ چار آنہ علاوہ ڈاک و پیکنگ۔

تیار کردہ:۔ خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ——— ربوہ

گھر کی خوبصورتی

آپ اپنے گھروں میں پھول اور سبزیاں لگا کر اپنے گھر کی خوبصورتی اور رونق کو بڑھائیے اور سبزی کے خرچ کی بچت کیجئے موسم شروع ہو چکا ہے جلدی کیجئے اس سلسلہ میں ہماری دکان سے عمدہ بیج خرید فرماویں (المشتہر "فضل شاپ" گولبازار ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴